47513 ـ سياحتی بستياں بنانے ميں شريك ہونے كا حكم

سوال

ميں تعميراتی كمپنی ميں انجينئر ہوں، كمپنی نے مجھے ايك سياحتی علاقہ ميں جانے كا آرڈر جاری كيا ہے تا كہ وہاں سياحتی بستی قائم كی جا سكے، اس كا حكم كيا ہے، يہ علم ميں ركھيں كہ اگر ميں نے جانے سے انكار كر ديا تو ميری ملازمت جاتی رہے گی ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

يہ تو معلوم ہی ہے كہ سياحتی بستياں بنانے ميں بہت سے اشكالات اور شرعی مخالفات پائی جاتی ہيں، مثلا مرد و زن كا اختلاط اور بے پردگی و بے ہودگی اور فحاشی و عريانی اور شراب، سود وغيرہ كا خيال ركھنا، اور اس كے علاوہ بھی بہت سی اشياء ہيں جو اہل فن جانتے ہيں.

آپ كے ملك كی سياحتی بستيوں كے متعلق مشہور ہے اور خاص كر مذكورہ علاقے ميں بہت سی حرام اشياء اور كام اور مخالفات پائی جاتی ہيں.

اگر تو معاملہ ايسا ہی ہے، تو پھر اس طرح كی بستی بنانے يا اس ميں معاونت كرنے ميں گناہ ومعصيت اور ظلم و زيادتی ميں تعاون ہے.

اور تعالی كا فرمان تو يہ ہے كہ:

اور تم نيكی و بھلائی اور تقوی پرہيز گاری كے كاموں ميں ايك دوسرے كا تعاون كرتے رہا كرو، اور گناہ و معصيت اور ظلم و زيادتی ميں ايك دوسرے كا تعاون مت كرو.

اور اگر كوئی شخص برائی اور معاصی كے مرتكب افراد كے ساتھ اٹھے بيٹھے اور انہيں برائی سے منع نہ كرتا ہو تو صرف ان كے ساتھ بيٹھنے كی بنا پر ہی اسے بھی گناہ ہو گا، اور اسی طرح وہ شخص بھی گنہگار ہے جو اللہ تعالی كی آيات كے ساتھ استہزاء اور مذاق كرنے والوں كے ساتھ بيٹھے، اس پر بھی ان كا گناہ ہے، اگرچہ وہ ان كے ساتھ مذاق نہ بھی كر رہا ہو، جيسا كہ فرمان باری تعالی ہے:

اور اللہ تعالی تمہارے پاس اپنی كتاب ميں يہ حكم اتار چكا ہے كہ جب تم اللہ تعالی كی آيات كے ساتھ كفر كرتے

ہوئے اور مذاق کرتے ہوئے سنو تو تم اس مجمع میں ان کے ساتھ اس وقت تك نہ بیٹھو جب تك كہ وہ کسی اور بات میں مشغول نہ ہو جائیں، (اگر تم بیٹھو گے تو) تم بھی انہیں جیسے ہو گے، بلا شبہ اللہ تعالی منافقوں اور کافروں کو جہنم میں جمع کرنے والا ہےالنساء (140).

جب یہ حکم صرف ان کے ساتھ بیٹھنے والوں کے لیے ہے تو پھر ان کا حکم کیا ہو گا جو ایسا گھر تیار کرنے میں مدد و معاونت کریں جہاں فسق و فجور اور اللہ تعالی کی نافرمانی کی جائے، یا ایسا گھر تیار کرنے میں مدد دے جس میں وہ لوگ بیٹھ کر اللہ تعالی کی آیات کے ساتھ مذاق وغیرہ کریں!!

عزیز بھائی آپ پر واجب ہے کہ آپ ان ذمہ داران کو نصیحت کریں، اور بتائیں کہ جو کچھ آپ کر رہے ہیں وہ حرام ہے، اور یہ کہ وہ گناہ میں شریك ہیں اور اگر وہ آپ کی بات تسلیم نہ کریں تو پھر آپ یہ کام کرنے سے معذرت کر لیں، اور اس کے لیے کوئی بھی بہانہ تراش لیں، یا مسافت زیادہ ہونے کا بہانہ بنا لیں، یا پھر رسمی طور پر چھٹیاں لے لیں.

اور اگر ایسا نہ کر سکیں - ہمارے خیال میں یہ معاملہ ان شاء اللہ اس حد تك نہیں پہنچے گا- تو پھر آپ کوئی اور کام تلاش کر لیں، اور اللہ تعالی سے دعا کریں کہ وہ آپ کے لیے خیر وبھلائی میں آسانی پیدا فرمائے، کیونکہ دنیا کی مشکلات آخرت کے عذاب سے زیادہ آسان اور ہلکی ہیں.

واللہ اعلم .